



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 11-26/AIMS

April 17, 2026

فکر و نظر

یورپی تزویراتی خود مختاری بمقابلہ امریکی بالادستی: بدلتے عالمی نظام میں طاقت کے توازن کا جامع تجزیہ۔

لطہ نذیر¹، اسرار احمد^{2,3}

1۔ سربراہ، کنیڈین انجمن صحافیان اور ماہرین ابلاغیات، اوٹرویو، کنیڈا۔ <https://www.canadianjournalists.ca/>

2۔ مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، کنسورشیم پبلشر، کنیڈا۔ <https://consortiumpublisher.ca/>

3۔ سابق بیورو چیف، روزنامہ ایکسپریس، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: European strategic autonomy, US hegemony decline, EU defense independence

Keywords: transatlantic rift, post-American Europe, PESCO initiatives

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.



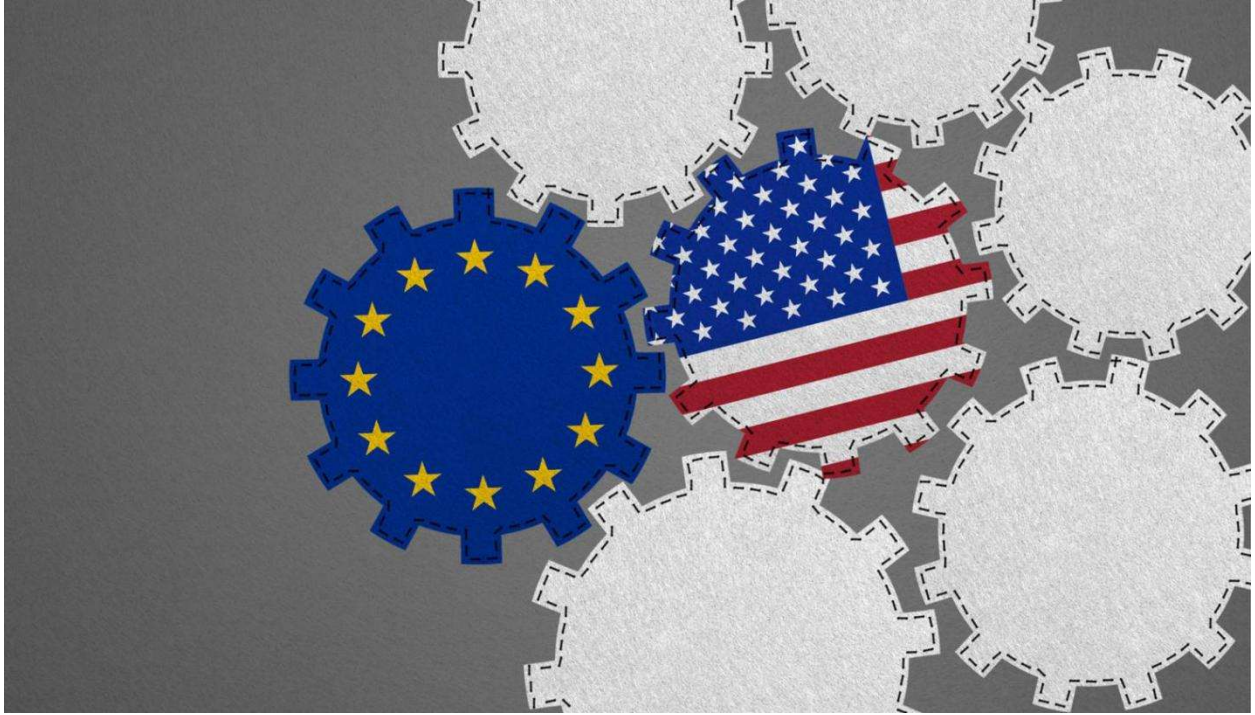
خلاصہ

دوسری جنگ عظیم کے بعد عالمی سیاسی نظام ایک بنیادی تبدیلی سے گزرا جس کے نتیجے میں بین الاقوامی طاقت کے توازن، سلامتی کے تصورات اور ریاستی تعلقات کی نئی جہتیں سامنے آئیں۔ جنگ کے اختتام کے بعد یورپ شدید اقتصادی، عسکری اور سیاسی بحران کا شکار تھا جبکہ امریکہ صنعتی پیداوار، مالی وسائل اور عسکری صلاحیت کے اعتبار سے دنیا کی سب سے طاقتور ریاست کے طور پر ابھر کر سامنے آیا۔ اسی دور میں امریکہ نے نہ صرف یورپ کی تعمیر نو میں مرکزی کردار ادا کیا بلکہ عالمی سلامتی کے ادارہ جاتی ڈھانچوں کی تشکیل بھی کی۔ اس عمل نے آنے والی کئی دہائیوں کے لیے عالمی سیاسی نظام کی سمت متعین کی۔ سرد جنگ کے دوران عالمی سیاست دو نظریاتی اور عسکری بلاکس میں تقسیم رہی جہاں ایک طرف امریکی قیادت میں مغربی اتحاد اور دوسری جانب سوویت یونین کی قیادت میں اشتراکی بلاک موجود تھا۔ اس ماحول نے یورپی سلامتی کے تصور کو امریکی عسکری تحفظ کے ساتھ مضبوطی سے جوڑ دیا اور یورپی ریاستوں کی بڑی تعداد اپنی دفاعی حکمت عملی کے لیے امریکی قیادت پر انحصار کرتی رہی۔



کے قیام نے مغربی سلامتی کے ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ اس اتحاد North Atlantic Treaty Organization اسی پس منظر میں کا بنیادی مقصد سوویت توسیع پسندی کو روکنا اور اجتماعی دفاع کے اصول کے تحت رکن ممالک کے تحفظ کو یقینی بنانا تھا۔ اگرچہ اس نظام نے یورپی ریاستوں کو مضبوط دفاعی چھتری فراہم کی، لیکن اس کے نتیجے میں یورپ کی سلامتی کا ایک بڑا حصہ امریکی عسکری اور سیاسی قیادت سے وابستہ ہو گیا۔ کئی دہائیوں تک یہ ماڈل مؤثر سمجھا جاتا رہا کیونکہ سرد جنگ کے ماحول میں مشترکہ خطرہ واضح تھا اور مغربی ممالک کے درمیان سیاسی ہم آہنگی بھی نسبتاً مضبوط تھی۔

سرد جنگ کے خاتمے اور سوویت یونین کے انہدام کے بعد عالمی نظام نے ایک نئے مرحلے میں داخل ہونا شروع کیا۔ اس دور میں امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور کے طور پر سامنے آیا اور متعدد ماہرین نے اسے ایک قطبی عالمی نظام قرار دیا۔ اس مرحلے میں امریکی اثر و رسوخ نہ صرف عسکری میدان میں بلکہ عالمی مالیاتی اداروں، ٹیکنالوجی، سفارت کاری، انٹیلی جنس نیٹ ورکس اور بین الاقوامی پالیسی سازی تک پھیل گیا۔ امریکہ نے مختلف خطوں میں اپنی موجودگی برقرار رکھتے ہوئے عالمی سطح پر ایک فعال کردار ادا کیا۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ عالمی نظام میں نئے عوامل پیدا ہونا شروع ہوئے جنہوں نے اس ایک قطبی ڈھانچے کو چیلنج کرنا شروع کر دیا۔

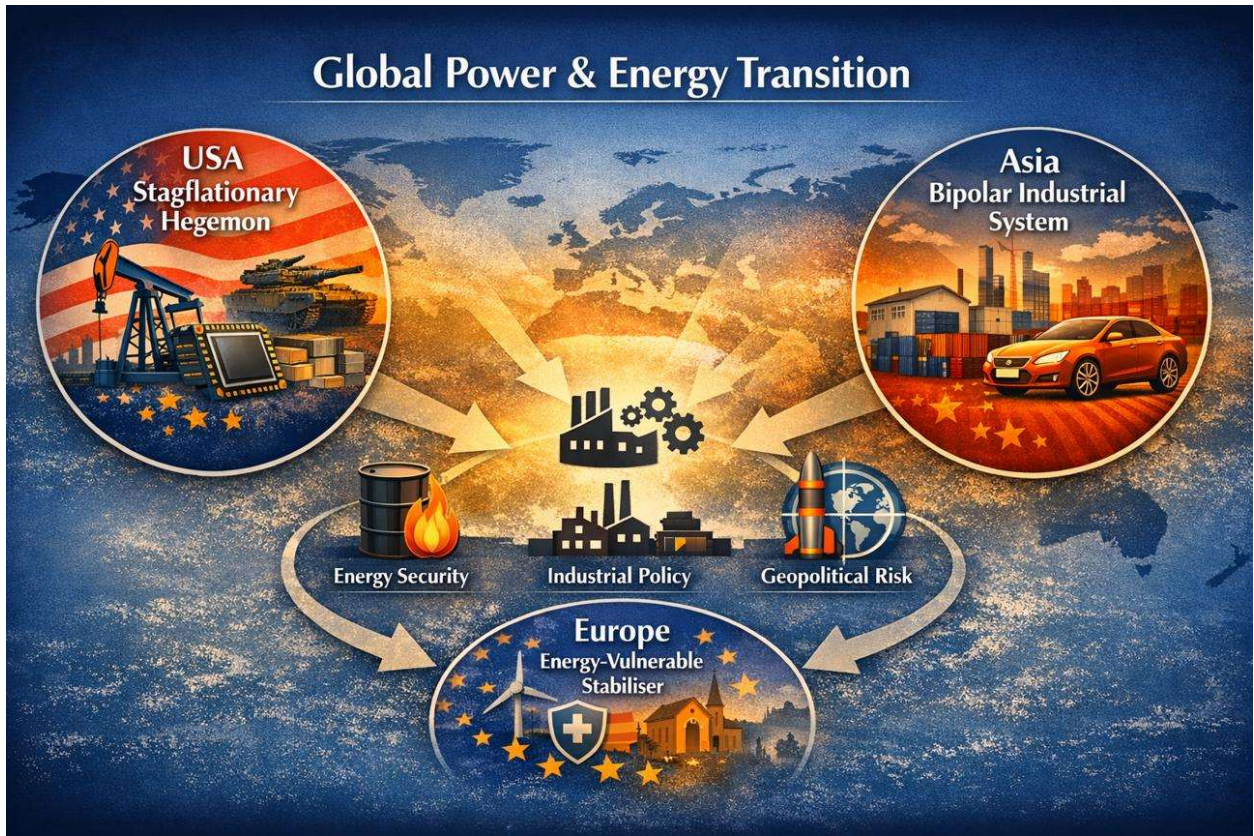


سرد جھنگ کی تخیلاتی عکاسی۔

چین کی تیز رفتار اقتصادی ترقی، روس کی دوبارہ تزویراتی فعالیت، علاقائی طاقتوں کا عروج، عالمی توانائی بحران، تجارتی تنازعات سپلائی چین کی پیچیدگیاں اور غیر روایتی سلامتی کے خطرات نے بین الاقوامی سیاست کے روایتی تصورات کو تبدیل کرنا شروع کیا۔ ان عوامل نے یورپی ریاستوں کے اندر ایک

نئی بحث کو جنم دیا کہ آیا مستقبل میں مکمل امریکی انحصار یورپی مفادات کے لیے مناسب رہے گا یا یورپ کو زیادہ خود مختار حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے۔
یہی سوال یورپی تزویراتی خود مختاری کے تصور کی بنیاد بنا۔

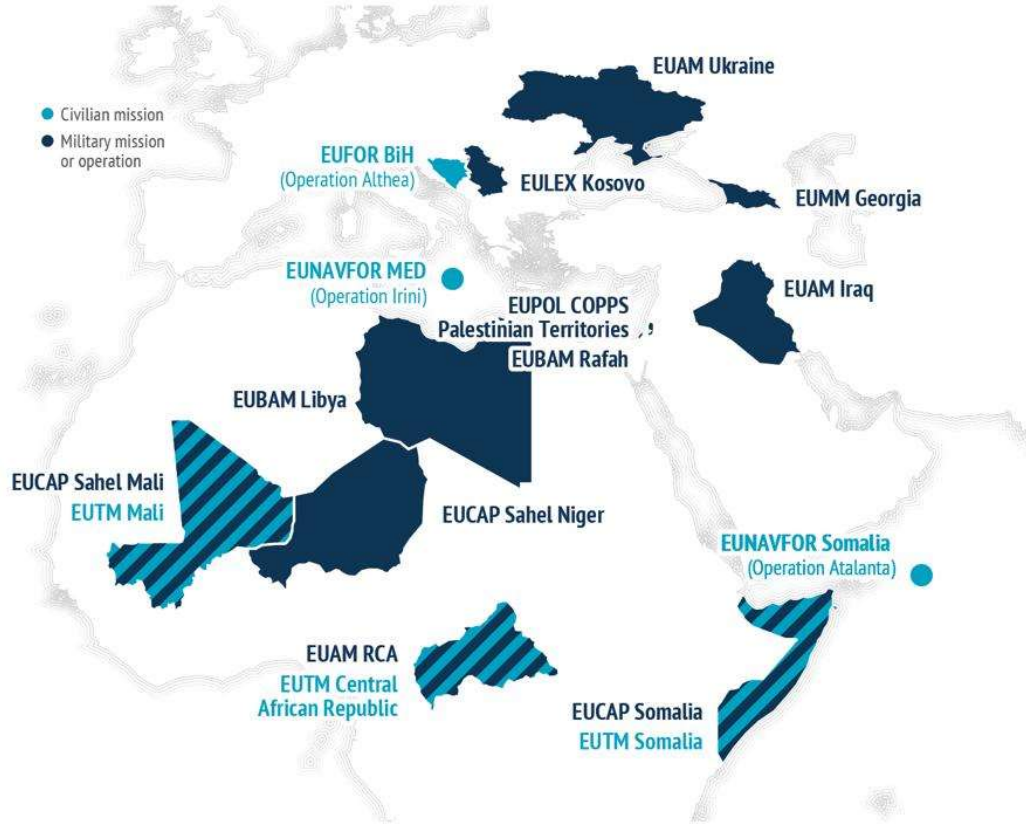
یورپی تزویراتی خود مختاری سے مراد یہ تصور ہے کہ یورپی ممالک دفاع، خارجہ پالیسی، سائبر سلامتی، توانائی، صنعتی پیداوار اور جدید ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں آزادانہ صلاحیت حاصل کریں تاکہ وہ اپنی علاقائی اور بین الاقوامی ترجیحات کے مطابق فیصلے کر سکیں۔ یہ تصور کسی مکمل علیحدگی یا امریکہ سے فاصلے کی نمائندگی نہیں کرتا بلکہ اس کا مقصد انحصار کی سطح کو کم کرتے ہوئے یورپ کی فیصلہ سازی کو زیادہ خود مختار بنانا ہے۔



جدید عالمی نظام میں سلامتی کے خطرات کی نوعیت بھی تبدیل ہو چکی ہے۔ ماضی میں ریاستی سرحدوں پر عسکری حملوں کو بنیادی خطرہ سمجھا جاتا تھا جبکہ موجودہ دور میں سائبر حملے، مصنوعی ذہانت، معلوماتی جنگ، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، خلائی ٹیکنالوجی اور معاشی انحصار بھی قومی سلامتی کے اہم عناصر بن

چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یورپی ممالک اب سلامتی کے وسیع تر تصورات کو اپنی حکمت عملی میں شامل کر رہے ہیں۔

CSDP missions and operations



یہ فرق صرف نظریاتی سطح تک محدود نہیں بلکہ عملی پالیسیوں میں بھی ظاہر ہونا شروع ہو چکا ہے۔ توانائی کے شعبے میں یورپی ریاستیں متبادل ذرائع کی طرف بڑھ رہی ہیں جبکہ دفاعی شعبے میں مشترکہ فوجی منصوبوں اور دفاعی صنعت میں سرمایہ کاری کے ذریعے زیادہ آزاد صلاحیت پیدا کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد صرف سلامتی نہیں بلکہ عالمی سیاسی اثرورسوخ میں اضافہ بھی ہے۔

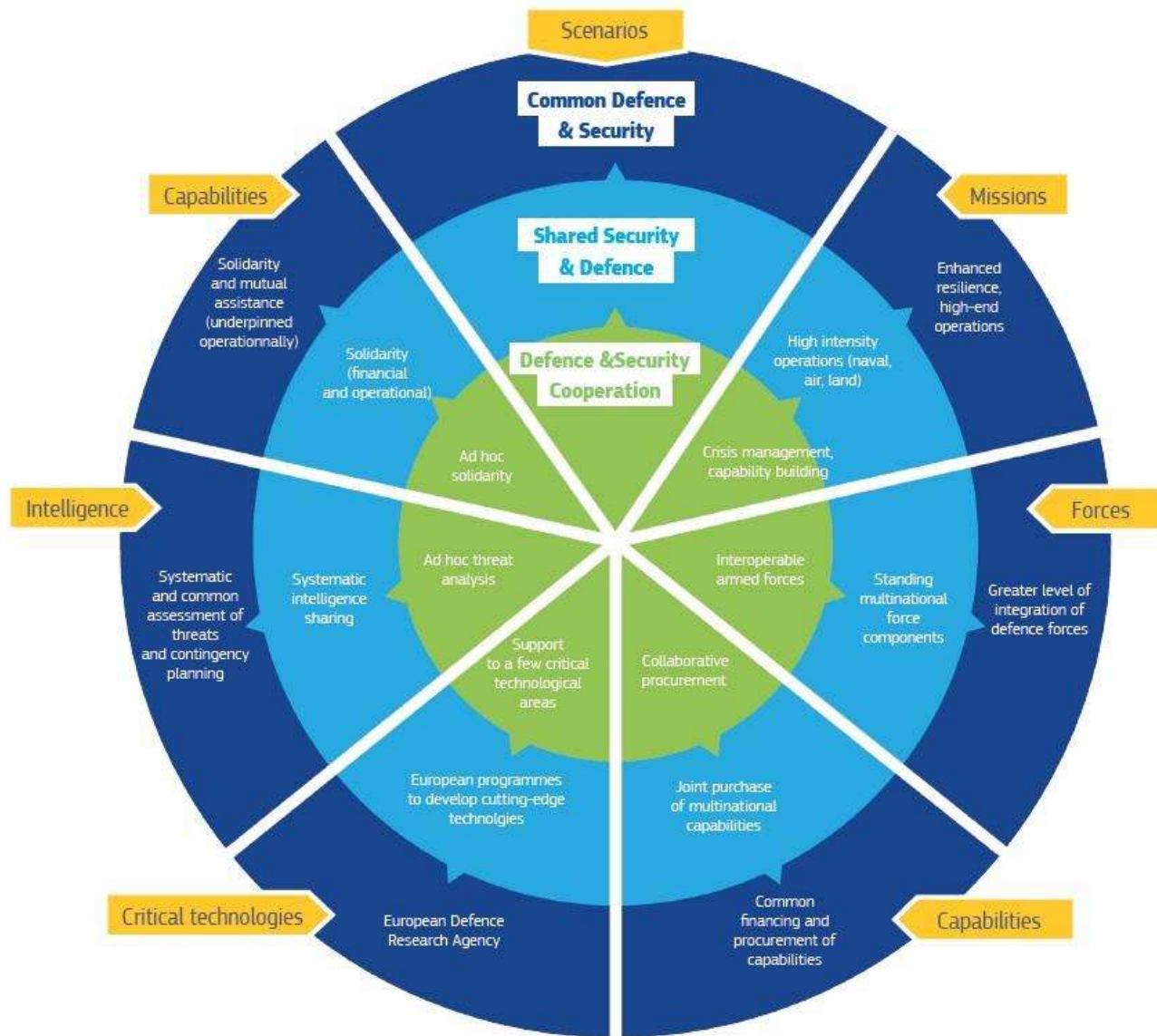
یورپی نقطہ نظر اور امریکی ماڈل کا تزویراتی جائزہ۔

تزویراتی زاویہ	امریکی ماڈل	یورپی نقطہ نظر	ممکنہ اثر
عسکری حکمت عملی	عالمی سطح پر عسکری موجودگی	علاقائی دفاعی تعاون	خود مختاری میں اضافہ
توانائی کی پالیسی	عالمی رسائی	متبادل ذرائع اور تنوع	بیرونی انحصار میں کمی
ٹیکنالوجی	اختراعات اور صنعتی برتری	ضابطہ جاتی اور اجتماعی ترقی	مسابقتی توازن
فیصلہ سازی	مرکزی قیادت	اجتماعی اتفاق رائے	نسبتاً سست مگر مشترکہ عمل
سفارتی سمت	عالمی مداخلت	علاقائی توازن	لچکدار پالیسی

کے بعد یورپی سلامتی کے تصورات میں نمایاں تبدیلی آئی۔ یوکرین جنگ نے واضح کیا کہ روایتی Russian invasion of Ukraine فوجی خطرات ابھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے اور یورپی ریاستوں کو اپنی دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہوگا۔ اس جنگ کے بعد متعدد ممالک نے اپنے دفاعی اخراجات میں اضافہ کیا، فوجی جدید کاری کے منصوبے شروع کیے اور علاقائی سلامتی کے نئے تصورات کو فروغ دیا۔

جدید عالمی سیاست میں ایک اور اہم تبدیلی "ملٹی الائنمنٹ" کے رجحان کی صورت میں سامنے آئی ہے۔ اس تصور کے مطابق ریاستیں ایک ہی وقت میں مختلف شراکت داریوں اور اتحادوں کا حصہ بنتی ہیں تاکہ وہ اپنے مفادات کو متنوع سطحوں پر محفوظ رکھ سکیں۔ یہ رجحان سرد جنگ کے دور کے سخت بلاک نظام سے مختلف ہے کیونکہ اب ممالک مکمل وابستگی کے بجائے لچکدار شراکت داریوں کو ترجیح دے رہے ہیں۔

عالمی سیاست اب ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو رہی ہے جہاں طاقت صرف عسکری وسائل سے متعین نہیں ہوتی بلکہ ٹیکنالوجی، معلومات، توانائی، ڈیجیٹل نیٹ ورکس اور معاشی استحکام بھی طاقت کے بنیادی عناصر بن چکے ہیں۔ اسی وجہ سے یورپی تزویراتی خود مختاری اور امریکی بالادستی کے درمیان تعلق کو محض روایتی عسکری زاویے سے نہیں دیکھا جاسکتا بلکہ اسے ایک وسیع جغرافیائی، اقتصادی اور تکنیکی تناظر میں سمجھنا ضروری ہے۔ مستقبل میں، غالب امکان یہی ہے کہ مکمل امریکی غلبے یا مکمل یورپی آزادی کے بجائے ایک ایسا عالمی ماڈل سامنے آئے گا جہاں باہمی انحصار، علاقائی خود مختاری مشترکہ دفاع اور کثیر سطحی تعاون ایک ساتھ موجود ہوں گے، اور یہی رجحان آنے والے عالمی نظام کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرے گا۔



Source: European Political Strategy Centre

یورپی سیاسی نقطہ نظر۔



نتیجہ

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یورپی تزویراتی خود مختاری اور امریکی بالادستی کے درمیان تعلق ایک متحرک توازن ہے۔ اگر یہ توازن تعاون اور ہم آہنگی کے ساتھ برقرار رکھا گیا تو عالمی نظام زیادہ مستحکم اور متوازن ہو سکتا ہے، بصورت دیگر مسابقت اور کشیدگی میں اضافہ عالمی امن کے لیے چیلنج بن سکتا ہے۔

سفارشات

یورپ اور امریکہ کو چاہیے کہ وہ اپنے تعلقات میں توازن برقرار رکھتے ہوئے تعاون کو فروغ دیں تاکہ عالمی استحکام قائم رہے۔ یورپ کو اپنی دفاعی اور تکنیکی صلاحیتوں کو مزید مضبوط کرنا چاہیے، جبکہ امریکہ کو اتحادیوں کے ساتھ زیادہ شراکت داری پر مبنی حکمت عملی اپنانی چاہیے۔ اس کے علاوہ توانائی کے متبادل ذرائع اور ڈیجیٹل خود مختاری پر مشترکہ توجہ دینا بھی ضروری ہے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں تحقیق کے لیے اہم موضوعات میں یورپی خود مختاری کے عالمی نظام پر اثرات، امریکہ اور یورپ کے درمیان پالیسی اختلافات، اور توانائی و ٹیکنالوجی کے شعبوں میں خود کفالت کی حکمت عملی شامل ہیں۔ مزید برآں، کثیر القطبی نظام میں یورپ کے کردار اور عالمی اداروں کی تبدیلی پر بھی تحقیق نہایت اہم ہوگی۔

Reference:

- E3G. (2025, December 14). Europe's 2026 independence moment: The four tests that will define it. <https://www.e3g.org/publications/europe-s-2026-independence-moment-the-four-tests-that-will-define-it/>
- ES Think Tank. (2026, April 9). Post-American Europe: Strategic autonomy and the transformation of transatlantic relations. <https://esthinktank.com/2026/04/09/post-american-europe-strategic-autonomy-and-the-transformation-of-the-transatlantic-relations>
- MEIG - Middle East Institute Geneva. (2026, January 11). Highlight 1/2026: European strategic autonomy and dependence on NATO - Taking the middle road. <https://www.meig.ch/highlight-1-2026-european-strategic-autonomy-and-dependence-on-nato-taking-the-middle-road/>
- NATO Veterans. (2025, October 19). Not de-coupling but de-risking NATO: Europe's bid for strategic autonomy. <https://nato-veterans.org/not-de-coupling-but-de-risking-nato-europes-bid-for-strategic-autonomy/>
- Taylor & Francis Online. (2025, October 1). EU-NATO cooperation reloaded: The impact of European strategic autonomy. <https://www.tandfonline.com/doi/full/10.1080/14702436.2025.2562975>
- Taylor & Francis Online. (2025, August 17). European strategic autonomy as a double-edged sword for the United States. <https://www.tandfonline.com/doi/full/10.1080/07036337.2025.2537368>
- Cyber Center. (2026, April 22). The fortress rises: Europe's 2026 strategic pivot. <https://cybercenter.space/2026/04/22/the-fortress-rises-europes-2026-strategic-pivot/>
- Universidad de Navarra. (n.d.). The shift of the transatlantic link on defense: From dependency to autonomy. <https://www.unav.edu/web/global-affairs/the-shift-of-the-transatlantic-link-on-defense-from-dependency-to-autonomy>
- The Analysis. (2023, March 27). E.U. is split over "strategic autonomy," China and U.S. hegemony. <https://theanalysis.news/e-u-is-split-over-strategic-autonomy-china-and-u-s-hegemony-with-mark-blyth/>
- Reddit. (2025, March 14). Is maintaining a soft-power hegemony over Europe still essential to American power? https://www.reddit.com/r/askaconservative/comments/1jbelei/is_maintaining_a_softpower_hegemony_over_europe/

ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور رعوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کچھ نہ مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).